اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور - پاکستان

یوم سہ شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "
قیمت فی پرچہ	۱ آنہ

جلد ۲ | ۲۰ وفا ۱۳۲۷ھش | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۲۰ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶۳

درس قرآن کریم

آج سے مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ انگلستان رتن باغ میں سورۂ یونس سے سورۂ عنکبوت تک قرآن کریم کا درس شروع فرمادینگے مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم وتربیت نے سورۂ توبہ تک قرآن کریم کے پہلے عشرہ کا درس مکمل کر لیا ہے۔

درخواست دُعا

مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ شمالی امریکہ پٹسبرگ میں بیمار ہیں تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ انکی صحت کیلئے دُعا فرمادیں۔ (وکیل التبشیر)

ہنگامی حالات میں وزارتوں کے اختیارات گورنر سنبھال لیا کرینگے

گورنر جنرل پاکستان کیطرف سے ایک نئے آرڈیننس کا اعلان

کراچی ۱۹ جولائی پاکستان کے گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ پاکستان کے موجودہ عارضی آئین میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے اس دفعہ کا نام دفعہ ۹۲ الف ہوگا اور اس پر فوراً عمل درآمد شروع ہوجائیگا اس دفعہ کی رُو سے گورنر جنرل کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اگر وُہ پاکستان کے کسی صوبہ میں ایسی ہنگامی حالت محسوس کریں۔ جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو۔ اور وُہ محسوس کریں۔ کہ کوئی وزارت اپنے فرائض کما حقہٗ سرانجام دینے سے قاصر ہوچکی ہے اور صوبے کو نقصان پہنچ رہا ہے تو وُہ وزارت کے سارے یا کچھ اختیارات صوبائی گورنر کو اپنے ہاتھ میں لینے کا حکم دیدیا کرینگے لیکن اس دفعہ کی رو سے صوبائی ہائی کورٹوں کے اختیارات میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوگی

عربوں نے مشروط طور پر فلسطین میں جنگ بند کرنا منظور کرلیا

بیروت ۱۹ جولائی کل رات عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کی طرف سے طویل غور وخوض کے بعد اعلان کردیا گیا ہے کہ سلامتی کونسل نے فلسطین میں لڑائی بند کرنے کی جو قرارداد منظور کی ہے عربوں نے اسے مشروط طور پر منظور کرلیا ہے اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عربوں نے تین شرطیں رکھی ہیں (۱) باہر سے یہودیوں کو لانے کا سلسلہ فوراً بند کردیا جائے۔ (۲) فلسطین سے جو لاکھوں عرب ہجرت کرگئے ہیں۔ انہیں جلد سے جلد اپنے گھروں میں بسانے کا انتظام کیا جائے۔ (۳) عارضی صلح کم سے کم مدت کے لئے رکھی جائے۔ عربوں کے ایک ترجمان نے بیان میں بتایا کہ عرب صرف ایک مناسب عرصہ تک ہی جنگ بند رکھ سکتے ہیں۔ اگر ان تین شرطوں میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی کی گئی۔ تو عرب پھر جنگ شروع کردیں گے۔

مجاہدین کو ضروری اشیا پہنچا کر جوانمردی سے جنگ آزادی لڑنے میں مدد دیجئے

اہالیان پاکستان سے آزاد کشمیر حکومت کے وزیر تعلیم کی اپیل

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۹ جولائی

آزاد کشمیر حکومت کے وزیر تعلیم وصحت خواجہ غلام الدین وانی نے پاکستان کے باشندوں سے مجاہدین کیلئے انتہائی مالی قربانی دینے کی اپیل کی ہے اس اپیل میں کہا گیا ہے کہ آپ کے بھائی سخت کس مپرسی کے عالم میں ایک جدید ہتھیاروں سے مسلح فوج سے برسر پیکار ہیں۔ آپ کے وطن کی عظمت اور اس کے مستقبل کی شوکت بھی تمام تر انہی کے ملک سے وابستہ ہے دراصل وُہ آپ ہی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ مجاہدین کو اس وقت کھانے پینے کی اشیاء کپڑوں ادویہ اور دیگر کیمیائی اشیاء کی بیحد ضرورت ہے جموں اور کشمیر کی اقتصادی حالت بُری طرح پامال کی جاچکی ہے اور چونکہ آزاد حکومت اپنے محدود ذرائع کی وجہ سے تمام حالات پر ابھی پوری طرح سے قابو نہیں پاسکی لہٰذا میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اسلامیان ومجاہدین کشمیر کو فاقوں کی موت مرنے سے بچائیے۔ گذشتہ دس ماہ سے ہمیں محض مسلمان سمجھ کر ہم پر بے پناہ مظالم توڑے جارہے ہیں بمباری اور گولہ باری سے ہم پر عرصہ حیات تنگ ہے اور ہم فقط اپنے مولا پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی جنگ آزادی کو قائم رکھے ہوئے ہیں اس عرصے میں ہمارے نوجوانوں نے توپوں ٹینکوں۔ بموں۔ فاقوں تنگیوں القصہ ہر مصیبت کا مقابلہ کیا ہے لیکن علم اسلام کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ ہم آپکے پڑوسی ہیں مسلمان بھائی ہیں ہم آجکل مصیبت میں ہیں لہٰذا آپ سے ملتجی ہیں کہ آپ ہماری ہر ممکن امداد کرکے ہمیں اپنی جنگ آزادی کو جوانمردی سے لڑنے میں مدد دیجیئے۔ دشمن کی طرف سے جنگ میں انتہائی شدت کا سلسلہ شروع ہے۔ اس عالم میں راشن وغیرہ کا نہ پہنچنا مجروحین کا علاج نہ ہونا پائے استقامت کو ڈگمگانے کا باعث بن سکتا ہے۔

بین المملکتی کانفرنس کا ایجنڈا

کراچی ۱۹ جولائی۔ مسٹر غضنفر علی خاں وزیر بحالیات نے ایک بیان میں بتایا کہ عنقریب لاہور میں جو بین المملکتی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس میں ہندوستان میں مسلمانوں کے داخلہ پر عائد کردہ پرمٹ سسٹم کی پابندی پر بھی غور کیا جائیگا اگر اس بارے میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو پاکستان بھی غیر مسلموں کے داخلہ پر اسی قسم کی پابندی عائد کردے گا۔ آپ نے مزید بتایا کہ اس کانفرنس میں جائدادوں کے تبادلہ۔ سیاسی قیدیوں کے تبادلہ اور دہلی کے ڈاکٹر قریشی کے معاملہ پر بھی بات چیت کیجائیگی

بے گناہ مسلمان قیدیوں کو سزائیں

حکومت کی توجہ کے لئے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۹ جولائی

جُوں جُوں قیدیوں کے باہمی تبادلے میں دیر ہورہی ہے مشرقی پنجاب کی حکومت اس تاخیر سے فائدہ اٹھا کر بے گناہ مسلمان قیدیوں کو سزائیں دینے میں عجلت سے کام لے رہی ہے چنانچہ انبالہ مسلم لیگ کے ایک نہایت ہی سرگرم رُکن نے آج مجھے بتایا کہ انبالہ جیل میں تین لیگی کارکن غلام محمد وغیرہ ۱۵ اگست کے بعد بغیر کسی جرم کے زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند گرفتار کرلئے گئے تھے اب غلام محمد کو سزائے موت اور اُن کے دوسرے ساتھیوں کو ۲۷ اور ۲۸ سال قید بامشقت کی سزائیں دے دی گئی ہیں۔ اور انبالہ جیل کے باقی قیدیوں کے خلاف بھی بڑی عجلت سے مقدمات کی سماعت شروع ہے۔ مسلم لیگی لیڈر نے بتایا مجھے خطرہ ہے کہ اگر ہماری حکومت نے مزید تاخیر سے کام لیا تو مشرقی پنجاب کی حکومت ذی اقتدار اور مخلص کارکنوں کو دار کے تختے پر لٹکا لٹکا کر ختم کردے گی۔

پبلسٹی کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے کانفرنس

کراچی ۱۹ جولائی آج صبح پاکستان کی وزارت داخلہ واطلاعات کے زیر اہتمام ایک کانفرنس شروع ہوئی جو مرکز اور صوبائی حکومتوں میں پبلسٹی کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرنیکے ذرائع پر غور کریگی۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے کانفرنس کا افتتاح کیا کانفرنس میں تمام صوبوں کے وزرائے اعظم شامل ہو رہے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی　　　پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے، ایل ایل۔ بی نے نیو انگلیکن الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

شاہ نعمت اللہ کا قصیدہ

اقتباس منقول از روزنامہ امروز مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۴۸ء

کچھ دنوں سے ہمارے ہاں شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدے کی بڑی شہرت ہے۔ چنانچہ اکثر اخباروں نے اس قصیدے کو شرح کے ساتھ شائع کیا ہے اور شروع میں شاہ صاحب کے مختصر حالات زندگی بھی دے دیئے ہیں کہا گیا ہے کہ شاہ نعمت اللہ ولی جنہوں نے یہ قصیدہ آج سے ۷۵۹ سال قبل تصنیف فرمایا تھا بہمنی سلطنت کے زمانے میں بیدر بھی تشریف لائے تھے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ قصیدہ بارھویں صدی کے آخر میں تصنیف ہؤا اور شاہ صاحب اس کی تصنیف سے کوئی دو سو برس کے بعد ہندوستان تشریف لائے کیونکہ بہمنی سلطنت اس قصیدے کی تصنیف سے کوئی دو سو برس کے بعد قائم ہوئی ہے ان دونوں باتوں کو صحیح قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ شاہ نعمت اللہ کی عمر ڈھائی تین سو سال قرار دی جائے لیکن شاہ نعمت اللہ ولی جو عام طور پر شاہ نعمت اللہ کوہستانی کے نام سے مشہور ہیں کوئی ایسے غیر معروف بزرگ نہیں کہ ان کے بارے میں اس قسم کی دور کار قیاس آرائیاں کرنی پڑیں۔ وہ پندرھویں صدی عیسوی کے بزرگوار ہیں یعنی ان کے قصیدے کا جو سال تصنیف بتایا گیا ہے اس میں اور ان کے زمانے میں کوئی تین سو برس کا برس کا فصل ہے۔

ممکن ہے کسی صاحب کو یہ شبہہ ہو کہ یہ شاہ نعمت اللہ کوہستانی وہ بزرگوار نہیں۔ جن کی پیشگوئیاں مشہور ہیں۔ لیکن اس باب میں بھی کسی قیل و قال کی گنجائش نہیں کیونکہ فاضل براؤن نے تاریخ ادبیات ایران میں ان کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ان کا وہ قصیدہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جس میں بعض لوگوں کے نزدیک امام مہدی کے ظہور کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اور جس کا یہ شعر بہت مشہور ہے ؎

میم حا میم دال مے خوانم
نام آں تاجدار مے بینم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوےٰ ہے کہ یہ قصیدہ ان کے متعلق ہے۔ لیکن انہوں نے شاہ صاحب کے اس شعر کو اس طرح نقل کیا ہے کہ

الف حا میم دال مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

[نوٹ:۔ یہاں اس قدر عرض کر دینا ضروری ہے کہ م۔ ح۔ م۔ د سے کوئی نام نہیں بن سکتا اگر اس سے "محمدؐ" مراد ہو۔ تو ظاہر ہے کہ اس میں پانچ حروف ہیں م۔ ح۔ م۔ م۔ د۔ نہ کہ چار۔ شعر میں صرف چار حروف ا۔ ح۔ م۔ د ہی سما سکتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ ا۔ ح۔ م۔ د والی روایت ہی درست اور اصل ہے۔ ناقل]

شاہ نعمت اللہ اپنی نیکی اور پرہیزگاری کی وجہ ہی سے نہیں بلکہ اپنے شاعرانہ کمالات کی وجہ سے بھی بہت مشہور ہیں۔ تمام ارباب تذکرہ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں اور ان کے کلام کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ شاہ صاحب کا شمار صوفی شعراء کے اس گروہ میں ہوتا ہے جن میں سنائی۔ عطار۔ مولوی۔ رومی عراقی۔ اوحدی سلطان ابو سعید ابو الخیر وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے اشعار میں بڑی حلاوت اور لوچ ہے۔ زبان رچی منجھی ہوئی اوصاف سخنوری اور یہ چیز ان کے اکثر معاصر اور قریب العہد شعرا میں موجود ہے۔

شاہ نعمت اللہ سے جو قصیدہ منسوب کیا گیا ہے۔ اور جس میں ہندوستان کی تقسیم اور گاندھی جی کے قتل کے علاوہ ایک اور عالمگیر جنگ کی بھی پیشگوئی کی گئی ہے اپنی زبان و بیان کے اعتبار سے ایسا نہیں کہ اسے شاہ نعمت اللہ کوہستانی جیسے مشہور اور مستند شاعر سے نسبت دی جا سکے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

ہم شہ شیر بابر اور پسراں ہم پر مادر
نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ
شہر عظیم باشد اعظم ترین مقتل
صد کربلا چو کربل ہر خانہ بخانہ
ماہ محرم آید با تیغ با مسلماں
سازند مسلم آں دم اقدام جارحانہ
نیز ہم حبیب اللہ صاحب قران من اللہ
گیرند نصرت اللہ شمشیر از میانہ

فارسی محاورہ کی جتنی غلطیاں ان اشعار میں ہیں ان سے قطع نظر بھی کر لیا جائے تو اس کا کیا علاج کہ اکثر مقامات پر حروف صحیح وزن سے باہر ہیں۔ مثلاً دو جگہ نیز ہم آیا ہے۔ دونوں جگہ وہ ساقط ہے۔ اور "اقدام جارحانہ" سے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ شاہ نعمت اللہ کے عہد کی زبان نہیں ہو سکتی کیونکہ "جارحانہ اقدام" خالص اخباری زبان کا لفظ ہے۔ جسے رائج ہوئے ۲۰۔ ۲۵ برس سے زیادہ عرصہ نہیں ہؤا۔ بہرحال اگر قصیدہ کی زبان قطعاً غلط ہے "بجسے فارسی" کہتے ہوئے بھی ہمیں ہزار بار تامل ہوتا ہے۔

یہ قصیدہ مدت سے پنجاب، سرحد اور کشمیر میں مشہور ہے۔ ایک زمانے میں اس میں دجال کے خروج اور امام مہدی کے ظہور کا ذکر تھا۔ اب اس میں ہندوستان کی تقسیم۔ گاندھی جی کے قتل اور فرقہ وار فسادات کا تذکرہ ہے "حبیب اللہ صاحب قران من اللہ" سے اس زمانے میں امیر حبیب اللہ والیٔ افغانستان مراد لئے جاتے تھے۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ شعر قائد اعظم سے تعلق رکھتا ہے۔

غرض اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ قصیدہ شاہ نعمت اللہ کوہستانی کی تصنیف نہیں اس کی زبان سراسر غلط ہے اور اکثر مصرعے وزن سے باہر ہیں اور اس میں بعض ایسے الفاظ بھی آ گئے ہیں جو مولانا ظفر علی خاں نے ترجمہ کی ضرورتوں کے پیش نظر رکھتے ہوئے وضع کئے اور اردو میں رائج کر دئے۔ یہ قصیدہ مدت سے مشہور ہے لیکن اب بہت سے اشعار کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

رمضان میں دائمی نیکی کا عہد کرنے والی خواتین

میں نے کسی گزشتہ رمضان میں جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریک پیش کی تھی کہ رمضان کا مہینہ چونکہ خصوصیت کے ساتھ نیکیوں اور ثواب کے حصول کا مہینہ ہے۔ اس لئے اگر کسی کو توفیق ملے تو اسے چاہیئے کہ اس مبارک مہینہ میں اپنی کسی ایک کمزوری کے دور کرنے کا خدا سے عہد کرے یا اسکے مقابل پر کسی ایسی نیکی کے التزام کا عہد کرے۔ جس کی طرف سے وہ آج تک غفلت برتتا رہا ہے اور پھر اپنے اس قلبی عہد کو (جس کی تفصیل کا اظہار نہیں ہونا چاہیئے) زندگی بھر نبھانے کی کوشش کرے۔ تاکہ اس کا رمضان اس کے لئے اصلاح نفس کا ایک عملی ذریعہ بن جائے۔ اور وہ ان برکتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ پا سکے جو خدا تعالے نے اس مبارک مہینہ کے ساتھ وابستہ فرمائی ہیں۔ میری اس سابقہ تحریک پر اس سال بعض مستورات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک کے ماتحت اس قسم کا عہد کیا ہے ان خواتین کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تا دوسروں کے لئے بھی شرکت اور دعا کی تحریک کا موجب ہوں۔ اللہ تعالے انہیں اس نیک عہد کو پورا کرنے اور اس پر تازیست قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ساتھ ہی دوست اس موقعہ پر حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کے واسطے بھی دعا فرمائیں۔ جن کے ذریعہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ مبارک تحریک پہنچی تھی۔ خواتین کی فہرست درج ذیل ہے

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۸/۷/۴۸

قادیان حال رتن باغ لاہور

(۱) امۃ الحفیظ اختر اہلیہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر
(۲) سیدہ آنسہ بیگم طالبہ تعلیم القرآن کلاس
(۳) سیدہ امۃ الہادی بیگم بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم
(۴) سیدہ امۃ القدوس بیگم " " "
(۵) سیدہ بشریٰ بیگم بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم
(۶) سراج بی بی صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ
(۷) صاحبزادی امۃ المجید بیگم صاحبہ
(۸) سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ
(۹) سیدہ تنویر الاسلام بیگم صاحبہ
(۱۰) صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ
(۱۱) صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ
(۱۲) دولت بی بی زوجہ حبیب اللہ صاحب
(۱۳) امۃ الوہاب بیگم ضیاء اہلیہ محمد لطیف صاحب
(۱۴) عنایت بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب
(۱۵) حمیدہ بیگم اہلیہ محمد امین صاحب
(۱۶) امۃ القیوم بیگم بنت مستری عبد العزیز صاحب
(۱۷) امۃ الرشید بیگم اہلیہ نسیم احمد صاحب
(۱۸) چراغ بی بی اہلیہ منشی محمد ابراہیم صاحب
(۱۹) سرور سلطان بیگم اہلیہ داؤد احمد صاحب
(۲۰) زینب بی بی اہلیہ مستری عبد العزیز صاحب
(۲۱) خورشید بیگم بنت حبیب اللہ صاحب
(۲۲) مریم بیگم اہلیہ پیر منظور الحق صاحب
(۲۳) بلقیس بیگم بنت عبد العزیز صاحب
(۲۴) امۃ الرشید بیگم اہلیہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب
(۲۵) خدیجہ بیگم والدہ حمید احمد صاحب
(۲۶) دولت بی بی والدہ خدیجہ بیگم صاحبہ
(۲۷) عائشہ بی بی اہلیہ کرم دین صاحب
(۲۸) نواب بی بی اہلیہ احمد دین صاحب
(۲۹) نواب بی بی اہلیہ فتح محمد صاحب
(۳۰) حمیدہ بیگم بنت کرم دین صاحب
(۳۱) رشیدہ بیگم بنت کرم دین صاحب
(۳۲) رفیعہ بیگم اہلیہ عبد الغنی صاحب
(۳۳) حشمت بی بی اہلیہ مہر الدین صاحب
(۳۴) عالم بی بی اہلیہ چراغ الدین صاحب
(۳۵) رحمت بی بی اہلیہ نذیر محمد صاحب
(۳۶) دائی اماں صاحبہ
(۳۷) امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب ڈرائیور
(۳۸) سعیدہ بیگم اہلیہ سید احمد صاحب
(۳۹) استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب رضی
(۴۰) استانی محمدی بیگم صاحبہ
(۴۱) لیلیٰ اہلیہ محمد اشرف صاحب شہید
(۴۲) ہاجرہ نرس صاحبہ
(۴۳) امۃ الحفیظ بنت ہاجرہ نرس
(۴۴) امۃ الوہاب بیگم بنت مومن جی
(۴۵) مومنہ بیگم " " "
(۴۶) فضل بی بی اہلیہ " "
(۴۷) امۃ اللطیف صاحبہ بنت میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان
(۴۸) امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مومن جی صاحب
(۴۹) امۃ بیگم اہلیہ میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان
(۵۰) والدہ سراج بی بی صاحبہ کلرک لجنہ
(۵۱) آمنہ اہلیہ گل نور صاحب مرحوم
(۵۲) زلیخا اہلیہ عنایت اللہ خاں صاحب
(۵۳) مریم اہلیہ بازید خاں صاحب مرحوم
(۵۴) مریم بنت عنایت اللہ خاں صاحب
(۵۵) مائی راجو صاحبہ
(۵۶) رسول بیگم اہلیہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب
(۵۷) مجیدہ بیگم اہلیہ مولوی جلال الدین قمر صاحب مبلغ
(۵۸) سکینہ بی بی اہلیہ ابراہیم صاحب
(۵۹) بیگم بی بی والدہ مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ

روزنامہ الفضل
۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء

مسلمانوں کے داخلہ پر پابندی

انڈین یونین میں مسلمانوں کے داخلہ پر جو پابندی عاید کی ہے اس کے خلاف راجہ غضنفر علی نے پر زور احتجاج کیا ہے۔ اور فرمایا کہ اس وقت انڈین یونین نے یہ پابندی لگا کر یو۔این۔او کمیشن کو یہ دکھانا چاہا ہے۔ کہ گویا پاکستان کے مسلمان انڈین یونین میں دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔ اور اس لئے آ رہے ہیں۔ کہ ان کو یہاں بڑا آرام ہے۔ اور پاکستان نے جو الزام انڈین یونین پر قتل عام کا لگایا ہے۔ وہ سراسر افترا ہے۔ جیسا کہ راجہ غضنفر علی صاحب نے کہا ہے یہ غلط ہے۔ کہ پاکستان کے مسلمان دھڑا دھڑ انڈین یونین کی طرف جا رہے ہیں۔ صرف کچھ مزدور گئے ہیں۔ جن کی حالت بھی وہاں ناگفتہ بہ ہے۔ البتہ دونوں ملکوں میں تجارت کے سلسلہ میں کچھ آمد و رفت ضرور شروع ہوگئی تھی۔

وجہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن اس بات میں شک نہیں کہ انڈین یونین کی یہ پابندی بالکل ناجائز اور رواداری کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اگر مسلمان انڈین یونین میں اور ہندو پاکستان میں آنے جانے لگے تھے۔ تو یہ ایک اچھی بات تھی۔ اس سے جو باہمی منافرت کی خلیج دونوں ملکوں کے درمیان حائل ہوگئی ہوئی ہے۔ اس کے پاٹنے کی امید بندھتی تھی افسوس ہے کہ انڈین یونین نے پابندی لگا کر اس امید پر پانی پھیر دیا ہے۔ اعلان میں انڈین یونین کا یہ کہنا کہ یہ پابندی عارضی ہے۔ خود اس بات پر دال ہے۔ کہ انڈین یونین کے نزدیک بھی یہ غلط بات ہے۔ اور اس وقت محض کسی بیرونی مصلحت کی بنا پر لگائی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انڈین یونین اسکو فوراً ہٹا دے گی۔ ایسا نہ ہو کہ پاکستان بھی اس کے جواب میں ہندوؤں کا داخلہ یہاں بند کردے۔ اور یقیناً یہ صورت حالات دونوں میں مزید غلط فہمیوں کا باعث ہوگی۔

قیدیوں کا تبادلہ

انبالہ جیل کے قیدیوں کو بین المملکتی معاہدے پر عمل میں تاخیر سے فائدہ اٹھا کر موت اور ۲۰۔۳۰۔۲۵۔۲۵ سال قید بامشقت کی سزائیں دینے کی خبر کوئی پہلی خبر نہیں۔ ہم اس سے پہلے بھی کئی ایسی خبریں سن چکے ہیں کہ مشرقی پنجاب میں قیدیوں کے مقدمات کی سماعت بہت تیزی سے شروع ہے۔ اور ان بے گناہ مسلمانوں کو جو ۱۵ اگست کے بعد بغیر کسی جرم کے محض مسلمان ہونے کی وجہ سے قانون کے شکنجے میں جکڑ لئے گئے تھے پھانسی کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔

قیدیوں کے متعلق بین المملکتی معاہدے طے پائے عرصہ ہو چکا۔ لیکن یونہی چند قانونی اڑچنوں اور حیلوں اور بہانوں کی وجہ سے بیسیوں قیدی بھی آٹھ آٹھ ماہ جیلوں میں گلتے سڑتے رہے۔ اور اب بھی بقایا پانچ سو قیدی جیلوں میں گل سڑ رہے ہیں۔ ہم اپنی حکومت کی توجہ اس نہایت ہی ضروری کام کی طرف مبذول کراتے ہوئے عرض کریں گے۔ کہ باقی قیدیوں کا فوراً تبادلہ کیا جائے۔ اور محض قانونی موشگافیوں میں الجھ کر مسلمان قیدیوں کی جانیں خطرے میں نہ ڈالی جائیں۔

امتی نبی

ایک دوست نے جو اپنے آپ کو خادم مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں پیغام صلح میں ایک مقالہ زیر عنوان "کیا امتی نبی ہوتا ہے"۔ اور "جماعت قادیان سے ایک ضروری سوال" شائع فرمایا ہے۔

یہ مقالہ کچھ اس افراتفری سے لکھا گیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان پڑھتے وقت سمجھ نہیں سکتا کہ صاحب مقالہ کیا فرما رہے ہیں۔ جو کچھ آپ کو یاد آتا ہے بغیر ترتیب کے اور بغیر کسی نظام کے لکھتے چلے جاتے ہیں۔ ایک بات کہنا چاہتے ہیں۔ اور آدھی بھی نہیں کہہ پاتے۔ کہ آپ ہی کوئی ریمارک کرکے دوسری بات پکڑ لیتے ہیں۔ پھر تیسری پھر چوتھی الی آخرہ۔ عرض ہے کہ سوال کا یہ طریق نہیں ہوتا بلکہ سوال کا یہ طریق ہوتا ہے۔ کہ پہلے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ پھر ضروری ہو تو سوال کے اس پہلو کو ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو سائل کے نزدیک مسلم ہو۔ اس لئے اگر مستفسر صاحب اس امر میں تحقیقات فرمانے کے خواہشمند ہیں۔ تو وہ ایک ایک بات الگ الگ بیان فرمائیں۔ اور اپنے سوال کو اس طرح تقسیم کریں۔ جس سے سوال اور جواب کو سمجھنا آسان ہو

عنوان سے جو کچھ ہم نے سمجھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ کے خیال میں امتی نبی نبی نہیں ہوتا گویا آپ کے خیال میں اگر نبی کے ساتھ امتی کی صفت لگ جائے۔ تو نبی غائب ہو جاتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے۔ جیسا کہ مستفسر نے بھی لکھا ہے۔ اس نام یعنی امتی نبی کے نام کے ساتھ صرف مسیح موعود علیہ السلام ہی کو مخصوص کیا گیا ہے۔ یعنی صرف آپ کی ذات ہی ہے جو ایک پہلو سے امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی اس مقام کو سمجھنا ذرا غور طلب ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکو مختلف پیرایوں سے سمجھانے کی کوشش فرمائی۔ اور نبی کے ساتھ بروزی۔ غیر تشریعی۔ مجازی وغیرہ الفاظ استعمال کئے جو آپ کی نبوت کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گو یہ مختلف الفاظ مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ مگر سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ آخر وہ کونسی چیز ہے۔ جس کے مختلف پہلوؤں کی طرف یہ اشارہ کرتے ہیں۔

کیا آپ کو محض امتی۔ ظلی۔ بروزی۔ تشریعی مجازی وغیرہ کہا جا سکتا ہے۔ جب تک آپ ان صفاتی ناموں کے ساتھ نبی کا لفظ نہ لگائیں گے آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا کوئی علم نہ ہو سکے گا۔ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بیان کرنے کے لئے صفات تو آپ بدل سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ جو ایک مستقل چیز ہے وہ وہی قائم رکھنی پڑے گی۔ ورنہ نری صفات تو کسی بات پر دلالت نہیں کر سکتیں۔ مثلاً جب آپ کہتے ہیں آنریری مجسٹریٹ۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تو آنریری۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے الفاظ تو بدلے جا سکتے ہیں لیکن اگر آپ سر سے سے مجسٹریٹ کا لفظ ہی اڑا دیں۔ تو ان صفاتی نام سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوگا۔

اس لئے جب آپ مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی یا ظلی نبی یا بروزی نبی کہتے ہیں۔ تو گو ہر موقعہ پر آپ کا مطلب مختلف پہلو کو بیان کرنا ہوگا۔ مگر وہ پہلو بذات خود کچھ بھی چیز نہیں۔ جب تک آپ کے ذہن میں لفظ نبی ساتھ نہ ہو۔ اس لئے اصل چیز تو نبی ہے۔

یہ کہنا کہ جب نبی کے ساتھ امتی۔ ظلی بروزی وغیرہ کل صفات بیان ہوں۔ تو "نبی" نہیں رہتا۔ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ آخر آپ یہ کیا گورکھ دھندا بنانا چاہتے ہیں؟ کہ جب صرف نبی ہو تو نبی رہتا ہے۔ اور جب اس کے ساتھ کوئی صفت لگائی جائے۔ تو وہ نبی نہیں رہتا۔ اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ ہم نے بعض رسولوں کو بعض رسولوں پر فضیلت دی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مختلف صفات والے نبی ہو سکتے ہیں۔ مگر محض صفات کی تبدیلی سے یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ نبی نبی نہیں رہتا۔

جو کچھ بھی مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے متعلق کہا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی نبوت سے انکار بھی کیا ہے۔ یہ محض اس مقام نبوت کو سمجھانے کے لئے کہا ہے جو آپ کے ساتھ اور صرف آپ کے ساتھ مخصوص تھا۔ اور یہ مقام ہے امتی نبی کا مقام۔ یہ اسی طرح آپکا مخصوص مقام ہے جس طرح خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخصوص مقام ہے۔ جس طرح خاتم النبیین کے مقام کو سمجھنا مشکل ہے۔ اسی طرح امتی نبی کے مقام کو سمجھنا بھی مشکل ہے۔ جس طرح خاتم النبیین کے مقام کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مختلف نام سے یاد فرمایا ہے۔ اور خاتم النبیین کے مختلف پہلوؤں کے مختلف صفات بیان کئے ہیں اس طرح امتی نبی کے بھی مختلف پہلوؤں کے مختلف صفات ظلی بروزی وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ آنحضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی سراج منیر فرماتا ہے اور کبھی رحمۃ للعالمین یہ تمام صفات ہیں جو خاتم النبیین کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہیں۔ کیا خاتم النبیین کے مختلف صفاتی پہلو بیان کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہی نہیں رہتے اور خاتم النبیین بھی تو ایک صفاتی نام ہے۔ جس طرح امتی نبی ایک صفاتی نام ہے۔ جس طرح خاتم النبیین کہنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت نہیں زائل ہوتی۔ اسی طرح امتی نبی کہنے سے بھی مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت زائل نہیں ہوتی۔ اس لئے جس طرح خاتم النبیین کا مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص مقام ہے۔ اسی طرح امتی نبی بھی مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مخصوص مقام ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کو امتی نبی کہا ہی اس لئے گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو مسیح موعود علیہ السلام بھی امتی نبی نہ ہوتے۔ یہ مقام آپ کو ملا ہی ختم نبوت کی وجہ سے ہے۔ اگر ابوت نہ ہو تو ابنیت نہیں ہو سکتی۔ اگر استاد نہ ہو تو شاگرد کا وجود ناممکن ہے۔ جس طرح آفتاب کے بغیر چاند کی ہستی نہیں۔ اسی طرح خاتم النبیین کے بغیر امتی نبی نہیں ہو سکتا۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۴ جولائی کے الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے دوسرے شعر کے پہلے مصرعہ کا ایک لفظ سہو کتابت کی نذر ہوگیا ہے اسے یوں پڑھا جائے ؎

شکوہ خوئے فلک کب تک رہے گا بر زباں

اسی طرح ۱۲ جولائی کے الفضل میں جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم شائع ہوئی تھی۔ اس کے چوتھے شعر کے پہلے مصرع میں سہو کتابت "مرے" کا لفظ "میرے" لکھا گیا ہے۔ اسے یوں پڑھا جائے۔

آنکھوں میں گھس کے دہ مرے دل میں سما گئے

اس کے علاوہ ۱۷ جولائی کے الفضل میں قاضی اکمل صاحب کی نظم کے چھٹے شعر کا پہلا مصرعہ یوں پڑھا جائے۔

ہر دم مسیح و مہدیٔ موعود کی ہے یاد

کمیونزم ——— اور ——— اسلامی تعلیم

از قریشی ہارون الرشید صاحب ارشد

اگر دنیا حقیقی اور کامل امن کی متمنی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیام امن کو غور سے سنے۔ اور اگر دنیا والے باہمی کشمکش کی ہنگامہ خیزیوں اور تباہ کاریوں سے عاجز آ چکے ہیں۔ تو ان کے لئے لابدی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت میں جگہ لیں۔ اگر دنیا بھر کے فلاسفر اور سیاستدان موجودہ عالمگیر بے چینی کا کوئی حل نہیں سوچ سکتے۔ تو وہ آئیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زانوئے ادب طے کریں جنہوں نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل نہایت ہی سہل اور آسان علاج دنیا کے روبرو پیش کیا۔ جملہ انقلابات عالم کی تاریخیں پڑھ ڈالئے ان سب سے مجموعی طور پر آپ صرف یہی نتیجہ نکال سکیں گے۔ کہ جب کوئی لعنت دنیا پر چھا جاتی ہے۔ تو اس کو رفع کرنے کے واسطے نئی انقلاب انگیز تحریکیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ بھی درپردہ ایک دوسری لعنت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔ اگر ایک افراط تھی۔ تو دوسری تفریط آجکل دنیا بھر کی سیاسیات میں کمیونزم کا بہت چرچا ہے۔ اور سرمایہ داری کے برخلاف بہت پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بہت سی مجلسی بیماریاں اسی کیپٹلزم کی بدولت ہیں۔ اور اگر آج یہ جاتا رہا۔ تو دنیا میں امن و امان کا دورہ ہو جائے گا۔

درحقیقت سب سے پہلے اس سرمایہ داری کے خلاف آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی اٹھائی۔ اور سود کا لینا دینا یک قلم موقوف کر دیا۔ اور اسے گناہ قرار دیا۔ اسی طرح یورپ کی سرمایہ داری کے خلاف مشہور ماہر اقتصادیات کارل مارکس نے نظریہ اشتراکیت پیدا کیا۔ وہ سرمایہ کی ترقی اور خزانہ کی موجودگی کا قائل نہیں ہے۔ وہ تمام ملک کو ایک اشتراکی معاشرت کے قبضہ میں رکھنے کا حامی ہے۔ امیروں کی دولت چھین کر غریبوں میں تقسیم کرنی چاہتا ہے۔ مگر غریبوں کی اپنی کوئی پوزیشن باقی نہیں رہتی کیونکہ نہ تو ان کی ذاتی جائداد و املاک ہوتی ہے۔ اور نہ ان کا کوئی مفاد انفرادی کوشش سے ہو سکتا ہے۔ اس نے سب سے پہلے اس نظریہ کو اپنایا۔ کیونکہ وہ زار کی استبدادیت سے بالکل کچلا گیا تھا۔ اشتراکیت روس نے جیسی خوفناک شکل اختیار کی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں

وہاں بظاہر سرمایہ داری کا ڈھونگ تو نہیں۔ لیکن خودسری۔ سرکشی اور لامذہبی کا سیلاب موجود ہے۔ جو انسانوں کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ کمیونسٹوں کا اصل الاصول یہ ہے۔ کہ سرمایہ داری کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ پرائیویٹ جائداد کوئی چیز نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اقتصادی تباہی اور عالمگیر کساد بازاری وغیرہ سب کچھ سرمایہ داری ہی کا نتیجہ ہے۔ بظاہر حالات یہ کمیونسٹ تحریک غریبوں اور امیروں کے واسطے نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک تخریبی تحریک ہے۔ جو سرمایہ داری کے استیصال کے بعد ایک خوفناک منظر پیش کرتی ہے۔ اسلام ایک مکمل اور عالمگیر مذہب ہونے کی حیثیت سے جو قدم بھی اٹھاتا ہے وہ تعمیری ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تخریبی اشتراکیت کی جگہ ایک تعمیری اشتراکیت کا سبق دنیا کو دیا۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس طرح اقتصادی بے چینی کی جڑیں ہمیشہ ہمیش کے لئے کاٹ دی ہیں۔ یورپ کی موجودہ سود خور قوموں میں سود کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ روپیہ غریبوں کے ہاتھ سے نکل کر امیروں کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس غلط اصول کے نتیجہ میں سوشلزم اور کمیونزم نکلا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ اس طرح سے تو سرمایہ امیر لوگوں کے ہاتھ آ جاتا ہے۔

اور غریب مفلس و قلاش ہو جاتے ہیں۔ تو انہوں نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ اور یہ اصول قائم کیا۔ کہ کوئی اپنے کمائے ہوئے مال کا آپ مالک نہیں۔ بلکہ سب مل جل کر کھائیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھیں۔ تو یہ تفریط کی راہ ہے۔ کیونکہ جب محنت کے نتیجہ کا مالک خود انسان نہ رہا۔ تو مزید ترقی کے واسطے کوئی تحریک نہ رہی۔ اور جب کو یونہی مل جائے۔ وہ پھر کام کاج کیوں کرے۔ اسلام نے تقسیم دولت کے لئے چار اصول مقرر کئے ہیں۔ سب سے پہلا اصول یہ بتایا کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ یعنی انسان کی محنت اور کوشش کا پورا پورا پھل اس کو ملنا چاہئے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ اصول بھی مقرر کر دیا۔ کہ وہ دولت چند مخصوص ہاتھوں میں جمع نہ ہو۔ اور اس کو روکنے کے واسطے زکوٰۃ کو فرض کر دیا۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ سود کو حرام قرار دیا۔ یعنی ایسے لوگ جو ضرورت کے لئے کسی سے قرض لیں۔ ان سے بالکل نہ لیا جائے۔

تیسرا یہ کہ ہر شخص جو مرنے کے بعد مال چھوڑتا ہے یہ حکم دیا کہ اس کا کچھ حصہ خیراتی کاموں کے لئے وصیت کر دے۔

چوتھا اصول وراثت کا ہے۔ جس کی بناء پر صرف ایک ہاتھ میں کل کا کل مال نہیں چلا جاتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مشکلات کا حل آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل بتلا دیا۔ جو آج پیش آ رہی ہیں۔ اگر دنیا فی الواقعہ امن کی متلاشی ہے۔ تو اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

اعلان مقاطعہ

چونکہ نذیر احمد صاحب برق (حال ظفر) نے اپنے سابقہ رویہ میں اصلاح نہیں کی۔ بلکہ فتنہ میں بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے ان سے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ اگر پھر بھی انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو اخراج از جماعت کی سزا دی جائے گی۔

احباب جماعت احمدیہ مطلع ہوں۔ اور اس کی پوری تعمیل کریں۔ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ

ماخوذین سندھ کے لئے درخواست دعا

ناصر آباد سٹیٹ سندھ۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب بذریعہ تار صحابہ اور جماعت سے ان احمدی نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ جو عرصہ سے ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں میں سے بعض واقفین زندگی بھی ہیں۔ احباب رمضان کی نیم شبی دعاؤں میں انہیں ضرور یاد رکھیں۔

دارالمطالعہ احمدیہ کو پہلی گرانبہا پیشکش

دارالمطالعہ احمدیہ کے لئے مکرمی سید محمود اختر صاحب واقف زندگی متعلم گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی ہوم لائبریری سے مندرجہ ذیل کتب کی پیشکش کی ہے۔ جن میں سے کچھ تو شعبہ نشر و اشاعت کو مل بھی گئی ہیں۔ اور کچھ عنقریب آ جائیں گی فجزاہ اللہ احسن الجزاء

(۱) انسائیکلوپیڈیا برٹینکا۔ ۲۴ جلدوں کا مکمل سیٹ ۲۹ واں جدید ایڈیشن
(۲) مثنوی مولانا روم۔ ۱۴ جلدوں کا مکمل سیٹ باترجمہ و باشرح
(۳) ترجمان القرآن مصنفہ مولوی ابوالکلام آزاد ۲ جلدیں۔
(۴) تواریخ اسلام مصنفہ مولوی اکبر شاہ خان نجیب آبادی ۳ جلدیں
(۵) تفسیر کبیر جلد اول

سلسلہ کے دیگر احباب سے پرزور استدعا ہے کہ اس نیک کام میں ہماری توجہ کے ساتھ مدد فرمائیں۔

شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے قصیدہ مندرجہ اخبار شہباز ۱۷ مئی ۱۹۴۸ء

متعلق بعض دریافت طلب امور

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

مکرمی ملک نور محمد صاحب ساکن نوشہرہ کی طرف سے ایک فارسی قصیدہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلے یہی قصیدہ شہباز میں باقساط شائع کیا گیا۔ بعد میں ۱۷ مئی کے شہباز میں سب اقساط کو اکٹھا شائع کر دیا گیا۔ ملک صاحب مکرم نے بغرض سہولت فارسی نہ جاننے والوں کے لئے قصیدہ کے ہر شعر کا ساتھ ساتھ اردو میں مطلب خیز ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ اس قصیدہ کی نسبت حضرت نعمت اللہ ولی رح کی طرف کی گئی ہے۔ ملک صاحب نے اپنے تمہیدی فقرات میں اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ حضرت موصوف زبردست جفار بھی تھے۔ ممکن ہے کہ اس اظہار سے ملک صاحب کوائف ہندوستان مندرجہ قصیدہ کی پیشگوئی کے متعلق یہی سمجھتے ہوں۔ کہ قصیدہ کی پیشکردہ پیشگوئیاں جو مختلف حالات اور حوادث پر اشتمال رکھتی ہیں۔ حضرت موصوف کے علم جفر کے فن کمال کے نتیجہ میں مرتب ہوئی ہیں۔ لیکن

ان طرق قواعد جفر سے استخراج حقائق متعلقہ جوابات مطلوبہ جو امور غیبیہ سے تعلق رکھتا ہے قرآن کریم کی پیش کردہ تعلیم کی رو سے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ قرآن کریم آیت انما الغیب للہ (یونس) اور آیت قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ کی رو سے علم غیب کو خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص قرار دیتا ہے۔ اور غیب کے علم کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے اثبات میں بطور دلیل پیش کرتا ہے اور مدعیان علم غیب کو تحدی کے ساتھ چیلنج کرتا ہے۔ ام عندھم الغیب فھم یکتبون (الطور) یعنی کیا ان کے پاس علم غیب ہے۔ جسے وہ ہمارے مقابل تحریراً پیش کریں گے کہ ضرور ہی ایسا ایسا وقوع میں آجائے گا۔ ان آیات سے قرآن کریم اس بات کی پُر زور الفاظ میں تردید کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور بھی کوئی ہستی ہے۔ جو علم غیب کو جانتی ہے۔ پس جو شخص قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اس امر کی تصدیق کے لئے بھی مجبور ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے علم غیب کی خصوصیت تسلیم کرے اس خصوصیت کے تسلیم کرنے سے یقیناً کیا علم جفر اور کیا نجوم اور رمل وغیرہ جو شخص بھی ان کے قواعد مخترعہ یقینی علم غیب کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ وہ قرآن اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا مکذب اور منکر ہوگا۔ باقی رہا توہمات کی بناء پر ظنیات کے طور پر کسی امر کے متعلق مثبت اور منفی کا اظہار کرنا اور پھر دونوں شقوں میں سے کسی ایک شق کا ظہور میں آجانا یہ یقینی علم غیب کی صورت نہیں بلکہ ظنی امر ہے اور ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً کی رو سے ظن حق کے مقابل پر باطل کی حیثیت رکھتا ہے نہ کہ علم اور یقین کی۔ پس علم جفر کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ یقینی علم غیب کا ذریعہ ہے محض غلط ہے۔ ہاں آیت الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا والاٰخرۃ (یونس) کی رو سے متقی مومنوں کو خدائے علام الغیوب کی طرف سے الہامی کلام اور رویاء صالحہ کے ذریعہ یا کشوف کے توسط سے بعض امور غیبیہ سے اطلاع ملتی ہے اور یہ بات خدا کے رسول کی اتباع اور قرآن کریم کی تعلیم پر اخلاص اور محبت کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ جفر رمل اور نجوم وغیرہ کے ذریعے جیسے کہ حضرت نعمت اللہ ولی کا الہامی قصیدہ جس کا ذکر ذیل میں مرقوم ہوتا ہے

(حضرت نعمت اللہ ولی کا قصیدہ اور اس پر نظر)

حضرت نعمت اللہ ولی رح کی طرف ہندوستان کے کوائف اور حوادث کی پیشگوئی کے بیان کے متعلق دو قصیدے منسوب کئے جاتے ہیں۔ ایک وہ قصیدہ فارسی جس کے متعلق انہوں نے اس کے ابتداء میں ہی تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس قصیدہ میں جن جن پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ بطور الہام الٰہی اور بذریعہ اعلام حضرت قدسی معلوم ہوئی ہیں۔ چنانچہ ابتداء میں ہی فرماتے ہیں سے

قدرت کردگار مے بینم ٭ حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم ٭ بلکہ از کردگار مے بینم

اس الہامی پیشگوئی والے قصیدہ میں آپ نے دو صدیوں کے مختلف زمانوں کا ذکر فرمایا ہے ایک تیرھویں صدی کا۔ دوسرا چودھویں صدی کا چنانچہ سے

غین و رے چوں گذشت از سال (۱۲۰۰)
بو العجب کاروبار مے بینم

کے شعر میں اس بات کا ذکر کر دیا گیا ہے کہ صرف پنج و راحت کے زمانہ کے متعلق اس قصیدہ میں بطور پیشگوئی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا آغاز ۱۲۰۰ سو سال کے گذر جانے کے بعد ہوتا ہے۔ یعنی تیرھویں صدی کا منحوس زمانہ جو اسلام اور اہل اسلام کے لئے خطرناک زمانہ تھا جس میں ایک طرف ہندوستان میں اسلامی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور دوسری طرف لاکھوں مسلمانوں کو اسلام سے مرتد کر کے عیسائی بنا لیا گیا اور کچھ آریہ اور کچھ سکھ اور سکھوں کے ظلم و تشدد سے نوبت اس حد تک پہنچی کہ پنجاب کے اندر مسلمانوں کی آزادی بالکل چھینی گئی۔ گائے کے ذبح کئے جانے پر مسلمانوں کو بے دریغ قتل کر دیا جاتا۔ مسجدوں کو مسمار اور ویران اور ان میں گدھے۔ خچریں اور جانور باندھے جاتے۔ اذان دینے پر وہ ظلم اور تشدد کہ اکثر مقامات میں اذان بند کر دی گئی اور حضرت سید احمدؒ بریلوی مجدد صدی سیزدہم اور اُن کے خلیفہ حضرت اسمٰعیل دونوں شہید کر دیئے گئے۔ سو بارہویں صدی کے بعد تیرھویں صدی کا یہ زمانہ اسلام اور اہل اسلام کے لئے ملاطم شدید مصائب اور ہولناک حوادث ایسی تاریک رات کی طرح تھا جس میں شدید آندھی بھی چل رہی ہو اور پھر اس میں چور اور ڈاکو اور درندے اور موذی اور مہلک جانور آزادانہ حملے پر حملے کر رہے ہوں۔ لیکن اس تیرھویں صدی کے گذرنے اور چودھویں صدی کے آنے پر قصیدہ میں بطور بشارت یہ پیشگوئی بھی ہے سے

غم مخور زانکہ بعد ازیں تشویش ٭ شمس خوش بہار مے بینم

یعنی تیرھویں صدی کے تشویشناک حالات کی وجہ سے غمگین ہو اور غم نہ کھا کہ چودھویں صدی کا مبارک زمانہ اسلام اور اہل اسلام کیلئے خوشی کا زمانہ آئیگا۔ جیسا کہ اس الہامی قصیدہ میں ذیل کے دو شعروں میں اس کی تشریح فرما دی گئی ہے۔ سے

مہدئ وقت و عیسیٔ دوراں ٭ ہر دو را شہسوار مے بینم
الف و حا و میم و دال مے خوانم ٭ نام آں نامدار مے بینم

یعنی اس شمس خوش بہار سے مراد امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور جس کا نام الہامی طور پر بتایا گیا کہ وہ احمدؐ ہوگا۔ اسکے ساتھ ہی پسر موعود کے متعلق بھی پیشگوئی ہے۔ چنانچہ فرمایا سے

دور او چوں شود تمام بکام ٭ پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب مہدی موعود اور مسیح الزمان کا زمانہ حیات کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو آپ کے بعد آپ کا پسر موعود آپ کے پیچھے بطور یادگار آپ کی قائمقامی میں اسلامی فتوحات کے لئے بطور شاہسوار کام کرنے والا ہوگا۔ جیسا کہ خدا کے فضل سے یہ پیشگوئی لفظ بہ لفظ اس چودھویں صدی میں ظہور میں آئی اور حضرت احمد مرسل مسیح اور مہدی اس چودھویں صدی کے سر پر تجدید دین کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔ اور اب آپ کے بعد آپ کے پسر موعود حضرت سیدنا المحمود جو حسن و احسان میں آپ کے نظیر ہیں وہ بطور یادگار آپ کی قائمقامی میں خدمات اسلام کے لئے ایسی شان کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کہ تمام دنیا میں اسلام کے تبلیغی نظام کو منظم طور پر قائم فرمانے والے ہیں۔ اس احمد نام والی پیشگوئی کو حضرت اسمٰعیل شہید نے بھی اپنے مرشد حضرت سید احمد بریلوی پر چسپاں فرمانے کی کوشش کی تھی لیکن پسرش یادگار مے بینم کی علامت نے بتا دیا کہ اس احمد سے مراد احمد بریلوی نہ تھے بلکہ احمدؐ قادیانی تھے۔

یہ الہامی قصیدہ رنج اور خوشی کے دو مختلف زمانے جو ۱۲۰۰ سو سال کے گذرنے کے بعد ظہور میں آنے والے تھے۔ اور ان دو زمانوں سے دو صدیاں یعنی تیرھویں اور چودھویں صدی کا زمانہ مراد تھا۔ اس کے متعلق اپنی پیشگوئی کے مطابق آج واضح طور پر اپنی صداقت دکھا رہا ہے اور اس قصیدہ کی پیشگوئی کا زمانہ مصائب جو تیرھویں صدی ہے۔ اور زمانہ بشارت جو چودھویں صدی کا ہے یکے بعد دیگرے بالترتیب پایا گیا اور چودھویں صدی جس کی نسبت حجج الکرامہ فی آثار القیامہ اور اقتراب الساعۃ وغیرہ کتب میں صاف طور پر لکھا تھا کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور جو حدیث لا مھدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ) کی رو سے دونوں لقبوں کا حامل ایک ہی مقدس وجود قرار دیا گیا ہے۔ جس کے کئی ناموں میں سے ایک الہامی نام احمدؐ بھی ہے وہ موعود چودھویں صدی میں ہی ظہور فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت احمدؐ مرسل قادیانی کا دعویٰ تجدید و دعوئے مہدویت و مسیحیت بھی اسی مبارک صدی میں ہی دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ قصیدہ کی پیشگوئی کا یہ حصہ تو در اصل یہی بتاتا تھا کہ آنے والا موعود مہدی اور مسیح دو الگ الگ وجود نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ ایک ہی شہسوار ہوگا۔ اور احمدؐ نام والا ہوگا اور چودھویں صدی کے سر پر تجدید دین کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمایا جائے گا۔ جس کے آنے پر اسلام کا باغ پر موسم بہار کی طرح سر سبز اور تر و تازہ ہوگا۔ لیکن افسوس ہے کہ اہل اہل اسلام میں سے باوجودیکہ علاوہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کے اور مطابق ظہور علامات مسیح موعود و مہدی موعود کے اس الہامی قصیدہ کی پیشگوئی بھی واضح طور پر پوری ہوئی اور اس سعادت کے قبول کا فائدہ اٹھانے والے بہت ہی کم پائے گئے اور اکثر حصہ مسلمانوں کا دولت قبول کرنے سے محروم رہ گیا:- (باقی)

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا نور علی ایک عرصہ سے بیمار ہے احباب درد دل سے دعا کریں صحت فرمائے۔ حکیم یوسف علی مفرح جیانت فلیمنگ روڈ لاہور

میری بیوی جو کہ عرصہ سے بیمار ہے احباب دعا کریں صحت فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب دفتر الفضل

تارکِ زکوٰۃ کا انجام قیامت کے دن

وہ شخص جو باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ نہ صرف یہ کہ دنیا میں وہ رضائے الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ اور اپنے اموال میں بے برکتی پیدا کرتا ہے بلکہ قیامت کے دن اس کا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ اور مرنے کے بعد اس کی حالت بہت زبون ہوگی۔ حدیث شریف میں اس کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ ما من صاحب ذھب ولا فضۃ لا یؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیامۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیھا من نار جہنم فیکوی بھا جنبہ وجبینہ وظھرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ (مشکوٰۃ)

یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو سونے اور چاندی کا مالک ہے اور اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ قیامت کے دن اس کی حالت یہ ہوگی کہ اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنا کر دوزخ کی آگ میں گرم کی جائیں گی پھر ان سے اس کے پہلوؤں، پیشانی اور پیٹھ کو داغ دیا جائے گا۔ اور یہ عمل بار بار ہوگا۔ اور یہ داغ دینے اور تکلیف کا زمانہ پچاس ہزار سال ہوگا۔

پس ایسے احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ وہ مطابق شریعت اسلامیہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سے سرخروئی حاصل کریں۔

(نظارت بیت المال)

ارضی جنت!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"جو قوم اپنے تمام افراد کو کھانے پینے اور رہنے کا سامان مہیا کر دیتی ہے وہ اس کو گناہوں سے بچا لیتی ہے۔ اور اس بُرے سبب کو جو ظلم اور گناہ کی طرف کھینچتا ہے دور کر دیتی ہے اس وقت دنیا میں جو جھگڑا اور فساد پھیلا ہوا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض افراد تو مالا مال ہیں اور دوسرے بھوکے مر رہے ہیں اگر سب دنیا میں ایسا نظام قائم ہو جائے۔ کہ ہر شخص کو اس کی ضروریات زندگی سہولت سے مل جائیں تو لڑائی جھگڑے کی جڑ کٹ جائے"

"یہی وہ ارضی جنت ہے جس کی بنیاد تمدن کے ذریعہ سے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے رکھی گئی جو قومیں اس تمدن کی نگہداشت کرتی ہیں۔ ان کے تمام افراد آرام سے رہتے ہیں اسلام نے اپنے ابتدائی ایام میں اس تعلیم کے مطابق عمل کیا اور مسلمانوں کا بچہ بچہ بھوک اور پیاس اور ننگی کی زندگی سے محفوظ ہو گیا" (تفسیر کبیر پارہ اول صفحہ ۳۳۶)

اس زمانہ کے آدم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں ایک ایسے نظام کی بنیاد رکھی جس کے ذریعہ دو جنتیں مل سکتی ہیں۔ ایک ارضی جنت اور ایک آسمانی جنت آپ نے "وصیت کے نظام" کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا۔ "ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے" (رسالہ الوصیت) اگر ہر احمدی وصیت کرے اور احمدیت دنیا میں کافی پھیل جائے تو نہ صرف وصیت کے ذریعہ جمع شدہ مال سے تبلیغ ہوگی بلکہ یہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی" نظام نو صفحہ ۱۱۰

غرض اس ارضی جنت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے آدم ثانی دنیا میں آتے ہیں ہر احمدی جو وصیت کرتا ہے وہ اس ارضی جنت کو قریب تر لانے میں حضرت مسیح موعود کی مدد کرتا ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اعلانِ مقاطعہ

خواجہ منیر احمد صاحب ولد ماسٹر عبد القیوم صاحب محلہ دارالفضل قادیان واقف زندگی محکمہ تجارت میں کام کرتے تھے۔ گزشتہ فسادات کے دوران میں قادیان سے آنے کے بعد بعض مشکلات پیش آ جانے پر چونکہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت سے انحراف اختیار کر لیا تھا۔ اس لئے ان کے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے

(ناظر امور عامہ)

ایک قابلِ توجہ امر

وہ دوست جو قادیان جانا چاہتے ہیں۔ خواہ انہوں نے اب تک نام پیش کئے ہیں یا نہیں۔ وہ اس اعلان کو دیکھتے ہی فوراً لاہور جودھامل بلڈنگ میں پہنچ جائیں۔ نیز مندرجہ ذیل دوست جہاں کہیں ہوں۔ فوراً لاہور پہنچ کر خاکسار کو ملیں۔ یہ دوست جن جن جماعتوں کے ہیں۔ ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ ان کو لاہور بھجوا دیں۔ (خاکسار ابو المنیر نور الحق جودھامل بلڈنگ لاہور)

١۔ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب رائے پور سیالکوٹ
٢۔ حبیب اللہ صاحب آف قادیان محلہ دارالرحمت
٣۔ چوہدری فتح الدین صاحب سیال حال گھٹیالیاں۔ سیالکوٹ
٤۔ غلام رسول صاحب ساکنہ کنجاہ ضلع گجرات
٥۔ مہر دین صاحب چونڈہ سیالکوٹ
٦۔ ملک عبد الرحمن صاحب ولد ملک خدا بخش صاحب بدھڑں
٧۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصری
٨۔ مہر کرم داد صاحب سعد اللہ پور گجرات
٩۔ چوہدری فضل داد صاحب ساکنہ فیروز والہ
١٠۔ مستری نظام دین ساکنہ نیروز والہ
١١۔ میاں غلام رسول صاحب چونڈہ سیالکوٹ
١٢۔ چوہدری حکومت خان چونڈہ سیالکوٹ
١٣۔ کریم بخش صاحب ولد خدا بخش صاحب اکال گڑھ گوجرانوالہ
١٤۔ صدر دین صاحب تہال گجرات
١٥۔ خدا بخش صاحب میانوالی خانانوالی سیالکوٹ
١٦۔ احمد دین صاحب اکال گڑھ گوجرانوالہ
١٧۔ محمد عبد اللہ صاحب چونڈہ سیالکوٹ۔

درخواستہائے دعا

صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل امی کی صحت تشویشناک حالت سے نکل چکی ہے لیکن کمزوری اور نقاہت اس قدر ہے۔ کہ اٹھنا بیٹھنا تک مشکل ہے جسم میں خون کی انتہائی کمی کی وجہ سے دل کی دھڑکن بھی بہت تیز ہے (احقر ثاقب زیروی)

٢۔ میرا لڑکا ناصر احمد عرصہ چھ سات یوم سے بیمار ہے اور درجہ حرارت ۱۰۲ ہے۔ (چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل ۳ سبکتگین روڈ۔ لاہور)

٣۔ بشیر الدین احمد صاحب جنجوعہ۔ ٹھٹھہ انجہائی والدہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

٤۔ مکرم منشی خان محمد صاحب لنگے ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں

٥۔ عطاء اللہ خان صاحب وقار کارکن دفتر محاسب اور منیر احمد صاحب محمود نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

٦۔ راجہ مسعود احمد صاحب ابن راجہ علی محمد صاحب نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (سہراب عبد الحمید)

٧۔ خاکسار کے چچا مکرمی فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ میں بیمار ہیں (محمد اشرف واقف زندگی)

٨۔ چوہدری کرامت اللہ خان بردماہی ضلع سیالکوٹ دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

٩۔ خاکسار ایک مقدمہ قتل میں بے گناہ گرفتار ہو کر حوالات میں مقید ہے۔ مقدمہ تاحال زیر تفتیش پولیس ہے۔ بندہ اس مقدمہ میں بالکل بے گناہ ہے۔ محض شرکا کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ (خاکسار فضل احمد حوالاتی بی کلاس ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ)

ناصر احمد کہاں ہے؟

عزیزم ناصر احمد ابن مصباح الدین صاحب چند دوستوں کے ہمراہ چنیوٹ سے لاہور گیا تھا اور اسے ایک دو روز کے بعد واپس آ جانا چاہیئے تھا مگر ابھی تک واپس نہیں آیا۔ اور نہ اس نے گھر والوں کو کوئی اطلاع دی ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھے تو وہ فوراً گھر والوں کو اطلاع دے

پتہ مطلوب ہے

عزیزم عبد الرشید ولد منشی محمد حنیف صاحب احمدی محلہ دار البرکات قادیان جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے مجھے جلد اطلاع دیں کیونکہ مجھے ان سے ایک بہت ضروری کام ہے (لطیف احمد انصاری مکان نمبر ۱۳۹۳ گمٹی بازار لاہور)

بقیہ صفحہ ۲

(۶۰) دولت بی بی اہلیہ ابراہیم صاحب
(۶۱) سردار بیگم اہلیہ جلال الدین صاحب
(۶۲) جانو اہلیہ عبداللہ بوڑکا مرحوم
(۶۳) ہاجرہ بیگم اہلیہ فتح محمد صاحب قادیان
(۶۴) حسین بی بی والدہ نذیر احمد
(۶۵) زینب اہلیہ فقیر محمد مرحوم
(۶۶) مختاراں اہلیہ منظور احمد صاحب
(۶۷) مائی عائشہ
(۶۸) زینب اہلیہ نور محمد صاحب
(۶۹) مہراں اہلیہ فضل احمد صاحب درویش قادیان
(۷۰) شریفہ بنت " " " "
(۷۱) بھابی زینب صاحبہ
(۷۲) بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضؓ مرحوم
(۷۳) امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مرزا احمد شفیع صاحب شہید
(۷۴) سیدہ ام داؤد صاحبہ بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم

قادیان حال چنیوٹ

(۷۵) امتہ المجید بیگم طالبہ تعلیم القرآن کلاس بنت عبدالرحمٰن صاحب انچارج کریم میڈیکل سٹور
(۷۶) زرینہ بیگم بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب چنیوٹی
(۷۷) عابدہ خاتون بنت چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم تعلیم القرآن کلاس

قادیان حال گوبند گڑھ گوجرانوالہ

(۷۸) شمس بیگم اہلیہ سید سفیر الدین بشیر احمد تعلیم القرآن کلاس

قادیان حال شیخوپورہ

(۷۹) امتہ الحی بیگم مرغوب بنت ایچ ایم مرغوب اللہ تعلیم القرآن کلاس

قادیان حال راولپنڈی

(۸۰) امتہ الحفیظ بیگم بنت قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی تعلیم القرآن کلاس

قادیان حال ۸ میکلوڈ روڈ لاہور

(۸۱) سیدہ خیر النساء بیگم والدہ سید بشیر احمد صاحب اندرون بھاٹی گیٹ محلہ پیر گیلانیاں لاہور
(۸۲) محمودہ نزہت بنت محمد اقبال صاحب
(۸۳) ممتاز اختر صاحبہ
(۸۴) غلام جنت بیگم زوجہ جان محمد صاحب
(۸۵) رضیہ بیگم بنت مستری نظر محمد صاحب
(۸۶) بختاور بیگم زوجہ علی محمد صاحب
(۸۷) ممتاز بیگم زوجہ غلام نبی صاحب
(۸۸) خورشید بیگم زوجہ حکیم ظہور الدین صاحب
(۸۹) زوجہ غلام محمد صاحب
(۹۰) سلیمہ بیگم صاحبہ
(۹۱) برکت بی بی زوجہ حکیم سراج دین صاحب
(۹۲) ہاجرہ بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب
(۹۳) امتہ القیوم بیگم زوجہ عبدالرحمٰن صاحب
(۹۴) ممتاز بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب

(۹۵) انوار سلطانہ زوجہ محمد اشرف صاحب راوی روڈ ۔ لاہور
(۹۶) زوجہ امیر الدین صاحب پہلوان دوسوہہ ضلع ہوشیارپور حال رتن باغ لاہور
(۹۷) اصغری بیگم بنت مولوی سراج الحق صاحب ضلع ہوشیارپور حال لائلپور
(۹۸) بشارت النساء بیگم بنت غلام جیلانی صاحب تعلیم القرآن کلاس

دہلی حال ۸ ۔ میکلوڈ روڈ لاہور

(۹۹) بیگم شفیع احمد صاحب دہلوی
(۱۰۰) تسنیم شفیع احمد صاحب

لدھیانہ حال رتن باغ لاہور

(۱۰۱) حمیدہ اہلیہ عبدالغفور صاحب مرحوم

فیروز پور حال راولپنڈی

(۱۰۲) سیدہ امتہ اللہ بیگم اہلیہ پیر صلاح الدین صاحب چنیوٹ محلہ گڑھا
(۱۰۳) سائرہ بیگم بنت شیخ دوست محمد صاحب چنیوٹی
(۱۰۴) صفیہ بیگم " " " "
(۱۰۵) قانتہ بیگم بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب تعلیم القرآن کلاس
(۱۰۶) عنایت بیگم اہلیہ مستری نذر محمد صاحب بھاٹی گیٹ محلہ پیر گیلانیاں۔

درخواست دعا

میرے جگر اور فم معدہ کے درمیان عرصہ $\frac{8}{9}$ سال سے درد ہے جو رات دن متواتر رہتی ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں
سردار محمد کاتب الفضل

الصدقۃ تطفی غضب الرب

صدقہ و خیرات انسان کی جسمانی اور روحانی تکالیف کو دور کرنے اور فضل الٰہی کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے سامنے حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ سامنے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ آپ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے جب کہ آپ سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے تو یقیناً اس وقت آپ سخاوت میں ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے۔

گو صدقہ جس وقت بھی کیا جائے۔ وہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ مگر پھر اس صدقہ کی اور ہی حیثیت اور درجہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ رمضان جیسے مبارک مہینہ میں حضرت رسول پاک کی اتباع میں خالصتہً رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کیا جائے۔ اس بابرکت مہینہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو حضور علیہ السلام کی اتباع میں اس ماہ میں خصوصیت کے ساتھ صدقہ و خیرات کرکے خدا کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔
نظارت بیت المال۔

مخیر اصحاب توجہ فرمائیں

بعض غریب احمدیوں اور طالب حق غیر احمدیوں کی طرف سے درخواستیں آرہی ہیں۔ کہ ان کے نام مفت پرچہ جاری کیا جائے۔ مگر موجودہ حالات میں اخبار کے زیر بار ہونے کی وجہ سے دفتر ہذا انکے نام پرچہ جاری کرنے سے معذور ہے۔ لیکن اگر مخیر اصحاب کچھ تھوڑی بہت اعانت فرمادیں۔ تو کار ثواب ہوگا۔ اور تبلیغ کا حق بھی ادا ہو جائیگا امید ہے کہ وہ اصحاب جنہیں اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہونگے
(مینیجر الفضل)

ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک نہایت اہم کام کے لئے ایسے ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے جو دو دو تین تین ماہ کے لئے اپنی خدمات بطور واقف پیش کریں
ایسے تمام ڈاکٹر صاحبان جو اس وقت قومی خدمت کے لئے اپنا وقت نکال سکتے ہوں وہ فوراً اپنا نام پیش کریں اور فوری طور پر بذریعہ تار خدام الاحمدیہ ۸ میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر اطلاع دیں۔
(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک ستمبر اور عہدہ داران جماعت

تحریک ستمبر کی تفصیلات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۷ھ کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمائی ہیں جو روزنامہ الفضل مجریہ ... میں شائع ہو چکی ہیں اور نظارت بیت المال کی طرف سے وقتاً فوقتاً اخبار مذکور میں تحریک بھی ہوتی رہی ہے نظارت ہذا نے اس خطبہ کو الگ طبع کروا کر جماعتوں کو بھجوا دیا ہے پس عہدہ داران جماعتہائے مرکزی میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن طریق کو بروئے کار لاکر فلاح دارین حاصل کریں اور اپنی سعی سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو (نظارت بیت المال)

قبر کے عذاب سے بچو

ہر رات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتوں کی طرف سے پرسش ہوتی ہے کہ تم نے اپنے زمانہ کے نبی کو مانا ... ماننے والوں کے لئے جنت اور انکار کرنیوالوں کیلئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے اس زمانہ کے بانی مصلح کی صداقت کے متعلق ... یا انگریزی یا اردو زبان میں لٹریچر صرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے پتہ خوشخط ہو۔
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن
Secunderabad Dn

ہوائی سمجھوتہ میں غلطی کی تصحیح

نئی دہلی ۱۹ جولائی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۲۲ جون ۱۹۴۸ء کے سرکاری اعلان میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان باہمی ہوائی سمجھوتہ کا اعلان ہوا تھا منجملہ اور چیزوں کے اس سمجھوتے کے ماتحت پاکستان کو ڈھاکہ۔ کلکتہ ہوائی سروس چلانے کا اختیار دیا گیا تھا لیکن غلطی سے یہ لاہور ـــــ ڈھاکہ شائع ہوا۔

برطانیہ سے آئل انجنوں کی برآمد

لندن ۱۹ جولائی برطانیہ کے سپلائی منسٹر مسٹر سٹراس آئل انجن ریسرچ ایسوسی ایشن کی پانچویں سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ میں جتنے آئل انجن تیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے نوے فیصدی دوسرے ملکوں کو بھیجے جاتے ہیں۔

سینما کے ذریعہ تعلیم میں مدد

لندن ۱۹ جولائی سکولوں کو فلمی لائبریریاں اور سینما کا سامان مہیا کرنے پر ۳۱ لاکھ بیس ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ ملک میں جتنے بھی ابتدائی اور ثانوی سکول ہیں۔ ان سب میں سینما کے ذریعہ تعلیم میں مدد دی جائے گی۔ اس وقت برطانیہ کے تیس ہزار سکولوں میں سے صرف چودہ سو کے پاس سینما پروجیکٹر ہیں۔

ترقی یافتہ اور خودکفیل نوآبادیات

لندن ۱۹ جولائی فیبین بیورو کے زیر اہتمام ایک جلسے میں برطانیہ کے وزیر نوآبادیات مسٹر کریچ جونز نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ دفتر نوآبادیات کا یہ کام ہے کہ وہ نوآبادیات کے باشندوں کے معیار زندگی کو بلند کرے اور انہیں ذمہ وار حکومت کرنے کی راہ پر ڈالے نوآبادیات کے بارے میں برطانیہ کی یہ پالیسی ہے کہ وہاں کی زرعی پیداوار بڑھائی جائے اور وہاں صنعت و حرفت کو بھی ترقی دی جائے آپ نے یہ بھی کہا کہ نوآبادیات کے ذرائع دولت کی تلاش میں وسیع پیمانے پر سروے کیا جا رہا ہے بلاشبہ اس وقت ہم نوآبادیات کو فنی قسم کی مدد دے رہے ہیں۔ لیکن نوآبادیات کے باشندے اس ضمن میں خود بھی ترقی کر رہے ہیں۔

لاجپت رائے کا مجسمہ شملہ میں نصب ہوگا

انبالہ ۱۹ جولائی۔ کچھ عرصہ ہوا حکومت مغربی پنجاب نے لالہ لاجپت رائے کا مجسمہ اکھاڑ کر عجائب گھر میں رکھ دیا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس مجسمے کو حکومت مشرقی پنجاب شملہ لیجانے کے انتظامات کر رہی ہے اس مجسمے کو شملہ میں دوبارہ نصب کیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجسمہ لاہور سے لانے کے لئے حکومت مغربی پنجاب سے گفت و شنید ہو رہی ہے خیال ہے کہ مجسمہ شملہ میں ۱۵ اگست کو نصب کیا جائیگا

مغربی افریقہ کے سیاسی لیڈروں کی طرف سے حکومت ہند کی موجودہ روش کی مذمت

قادیان پر حملے اور مساجد کی بے حرمتی پر اظہار افسوس

سالٹ پونڈ ۱۸ جولائی۔ ہمارا نامہ نگار خصوصی مقیم گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ اس نے گولڈ کوسٹ کی موجودہ سیاسی تحریک کے سرکردہ لیڈروں سے ملاقاتیں کیں جن میں ڈاکٹر ڈانکوا آف الکرا، مسٹر بیلے آف سیکنڈی اور ڈاکٹر جانسن آف کیپ کوسٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ دوران گفتگو میں مشرقی پنجاب کے فسادات کا بھی ذکر آیا۔ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ ایسی پرامن اور تبلیغی جماعت کا اپنے محبوب مرکز "قادیان" سے جبراً جلاوطن کیا جانا ایک تعجب خیز امر تھا۔ انہوں نے اُن تمام حالات و واقعات میں جو قادیان پر منظم حملے اور مساجد کی بے حرمتی سے متعلق تھے خاص توجہ اور دلچسپی کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ڈانکوا نے جو مجلس آئین ساز کی ایک کمیٹی کے رکن بھی ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہندوستان کی یہ بدسلوکی اور مذموم روش اس کی اپنی راہ میں مشکلات پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوگی۔ مسٹر بیلے نے ان فسادات پر انتہائی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کم از کم ہم افریقن باشندے اس قسم کی بدسلوکی کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر جانسن نے کہا ہندوستان سے ہمیں تو توقع تھی۔ کہ وہ ہم افریقی باشندوں کے لئے کوئی بہتر مثال قائم کرے گا۔ لیکن افسوس! ایسا ظہور میں نہیں آیا۔

حکومت مصر نے التوائے جنگ کی تجویز کو قبول کرلیا

روڈز ۱۹ جولائی۔ مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے سیکورٹی کونسل کے مقرر کئے ہوئے ثالث کونٹ برنادوت کے ہیڈکوارٹر کو تار بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا کہ مصری حکومت التوائے جنگ کی تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ لندن سے اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ سلامتی کونسل نے جنگ بند کرنے کیلئے جو مہلت دی تھی۔ وہ ختم ہوچکی ہے لیکن عربوں نے ابھی تک کونٹ برنادوٹ کو اپنے فیصلے سے آگاہ نہیں کیا۔

پرمٹ سسٹم دونوں ملکوں کے مفاد کے خلاف ہے

طلباء کی مشترکہ کانفرنس میں ہندوستانی نمائندہ کی تقریر

واہگہ (لاہور) ۱۹ جولائی۔ آج ہندوستان اور پاکستان کی سرحد پر دونوں ملکوں کے طلباء کے نمائندوں کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کی طرف سے مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے ۳۰ اور ہندوستان کی طرف سے آل انڈیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی جانب سے ۲۵ نمائندوں نے شرکت کی۔ ہندوستان کے ایک نمائندے مسٹر جسونت سنگھ نے ہندوستان کی طرف سے عائد کردہ پرمٹ سسٹم کی مذمت کی۔ اس کانفرنس میں تین اہم تجاویز منظور کی گئیں پہلی تجویز بھگی ہوئی عورتوں کے متعلق تھی۔ دوسری تجویز مذہبی کتابوں کے متعلق اور تیسری مقدس مقامات کے متعلق تھی۔ تجویز میں کہا گیا ہے کہ طلباء کو چاہیئے کہ بھگی ہوئی عورتوں کو واپس دلانے کے کام میں حکومت کا پورا پورا ہاتھ بٹایا جائے۔ دوسری تجویز کے ذریعے طے کیا گیا۔ طلباء کا ایک وفد دونوں ملکوں کے مقدس مقامات کا دورہ کرے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس وفد کی حفاظت کی پوری ذمہ واری لے۔ تیسری تجویز کے ذریعہ طے کیا گیا کہ مذہبی کتابوں کو جمع کیا جائے۔ اور دونوں ملکوں کی حکومتوں کے حوالہ کر دیا جائے کانفرنس میں یہ بھی طے پایا کہ دونوں جماعتوں کی ایک مشترکہ کمیٹی قائم کی جائے۔ جو دونوں ملکوں کی حکومتوں کے درمیان میزان کا کام کرے گی۔

پٹ سن کی فصل کو نقصان

ڈھاکہ ۱۹ جولائی مشرقی بنگال کے محکمہ زراعت کے ڈائرکٹر نے پٹ سن کی موجودہ فصل کی پیداوار کے متعلق جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ اس سال ۲۳ لاکھ ۴۴ ہزار ۵ سو ۱۵- ایکڑ زمین کی بجائے ۲۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۴ سو بچاس ایکڑ زمین پر پٹ سن کی کاشت ہوئی ہے بتایا گیا ہے کہ اس فصل کو ڈھاکہ، میمن سنگھ، فرید پور، نوکھالی، ٹپیرہ، سلہٹ، رنگپور اور بوگرا کے ضلعوں میں زیادہ بارش، طغیانی اور طوفان کے باعث سخت نقصان پہنچا ہے۔ جیسور اور کھلنا میں فصل اچھی ہے۔ باقی ماندہ ضلعوں میں نقصان تو پہنچا ہے۔ مگر بہت شدید نہیں ہے کہ فصل کی حالت قابل اطمینان نہیں ہے۔

لاہور میں نئے امریکی قونصل

کراچی ۱۹ جولائی۔ مسٹر ڈکر ڈوڈل جو پہلے اسکندریہ میں امریکہ کے قونصل جنرل تھے اب لاہور میں امریکہ کے قونصل جنرل مقرر کئے گئے ہیں مسٹر دوڈل آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔

پاکستان سے یہودیوں کی واپسی

نئی دہلی ۱۹ جولائی معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کے بہت سے خاندان پاکستان سے ہندوستان مراجعت کر آئے ہیں۔ اگرچہ ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی لیکن یہ یہودی زیادہ تر کراچی سے آئے ہیں ان میں کچھ سرحد اور مغربی پنجاب کے بھی ہیں۔

ہزار روپے کے نوٹ

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ حکومت ہند کو معلوم ہوا ہے کہ لوگوں میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ہزار روپے کے نوٹ جو ناکارہ ہو چکے ہیں وہ بھی چل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انہیں بیرونی ممالک سے ہندوستان کو پیش کیا جائے۔

یہ افواہ بے بنیاد اور سراسر گمراہ کن ہے حکومت کے ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء کے سرکاری اعلان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جس میں صاف طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یہ نوٹ قانونی سکہ نہیں رہے ہے۔ اور حقیقت میں اس تاریخ کے بعد حکومت ہند نے ہندوستان یا ہندوستان سے باہر کسی شخص کی درخواست پر توجہ نہیں دی۔ اور نہ آئندہ دینے کا ارادہ ہے۔

مسلمانان کشمیر سخت خطرہ میں

لاہور ۱۹ جولائی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کشمیر سے جو لوگ انہی دنوں پہنچے ہیں ان میں بعض مسلمان سرکاری ملازم بھی ہیں۔ جنہیں عبداللہ گورنمنٹ نے بعض شبہات کی بناء پر ملازمت سے جواب دیدیا ہے۔ ان معزز سرکاری ملازموں نے بتلایا کہ اگر کشمیر میں رائے شماری ہوئی تو نناوے فیصدی بلکہ سو فیصدی ووٹ پاکستان کے حق میں آئینگے۔ کرنٹ نیشنل کانفرنس بھی اب شیخ صاحب اور انڈین یونین کے خلاف ہو چکے ہیں۔ صرف شیخ صاحب اور ان کے چند گنے چنے اگر انڈین یونین کے حق میں ووٹ دیں۔ تو ممکن ہو سکتا ہے باقی سب انڈین یونین کے خلاف ووٹ دیں گے یہی وجہ ہے کہ شیخ صاحب اب استصواب رائے عامہ کے خلاف ہیں۔ حالانکہ پہلے انہوں نے ہی استصواب رائے عامہ کا مطالبہ کیا تھا۔ مختلف پریشانیوں و ناکامیوں کا اثر شیخ صاحب کے دماغ پر اتنا ہے کہ اب وہ نیم پاگل جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ ذرا سے اختلاف پر کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ دوسری طرف ہندوستانی اور ڈوگرہ افواج نے یہ سکیم بنا رکھی ہے کہ اگر انہیں کشمیر سے نکلنا پڑا۔ تو وہ جاتے جاتے وہاں کی کثیر مسلم آبادی کو ختم کر کے جائینگے۔

سلامتی کونسل کے کمشن پر زور دینا چاہیئے کہ وہ فی الفور ہوائی جہازوں کے ذریعہ پاکستانی افواج وہاں بھجوا دے۔